۱۔ حمد

حفیظؔ جالندھری (۱۹۰۰ء......۱۹۸۲ء)

تدریسی مقاصد

۱۔ طلبہ کو حمد کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات سے آگاہ کرنا۔ ۲۔ حمد کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے لو لگانے کا جذبہ پیدا کرنا۔
۳۔ طلبہ کو حفیظؔ جالندھری کی نظم گوئی کی خوبیوں سے روشناس کرانا۔ ۴۔ طلبہ کو غزل اور نظم کے اصطلاحی معنی سے آگاہ کرنا اور ان کا فرق واضح کرنا۔

مصنف کا مختصر تعارف

محمد حفیظ نام اور تخلص حفیظؔ تھا۔ ۱۹۰۰ء میں جالندھر میں پیدا ہوئے۔ اسی بنا پر حفیظؔ جالندھری کے نام سے مشہور ہوئے۔ ابتدائی تعلیم جالندھر سے ہی حاصل کی۔ گھریلو حالات سازگار نہ تھے، اس لیے مزید تعلیم حاصل نہ کر سکے۔ شعر و شاعری کا فطری ذوق تھا اسی بنا پر بچپن سے ہی شعر کہنے لگے۔ شاعری کے لیے مولانا غلام قادر گرامیؔ کی شاگردی اختیار کی۔ مختلف اَدبی رسائل میں لکھتے رہے۔ مشاعروں سے ان کو اصل شہرت ملی۔ ملازمت کے سلسلے میں مختلف سرکاری محکموں سے وابستہ رہے۔ قیامِ پاکستان کے وقت ۱۹۴۷ء میں پاکستان آ گئے۔

خصوصیات

زبان کی صفائی اور سادگی، سوز و گداز اور موسیقیت ان کے کلام کی نمایاں خوبیاں ہیں۔ پاکستان کا قومی ترانہ حفیظؔ کی ایک باعثِ فخر تخلیق ہے۔ قومی ترانے کے علاوہ بھی بہت سی قومی نظمیں لکھیں۔ حفیظؔ جالندھری ایک قادر الکلام شاعر تھے۔ انھوں نے مختلف اصنافِ سخن (مثنوی، گیت، غزل اور نظم وغیرہ) میں طبع آزمائی کی۔

تصانیف

''شاہ نامہ اسلام'' ان کی ایک قابلِ قدر تخلیق ہے۔ یہ اُردو کی قومی، مِلّی اور رزمیہ شاعری میں عمدہ اضافہ ہے۔
''تلخابۂ شیریں، سوز و ساز، حفیظ کے گیت، حفیظ کی نظمیں، چیونٹی نامہ، نغمہ راز، تصویرِ کشمیر، بزم نہیں رزم، چراغِ سحر'' ان کی نہایت اہم تصانیف ہیں۔ حفیظ جالندھری ۱۹۸۲ء میں لاہور میں فوت ہوئے۔ ان کا مزار اقبال پارک میں، مینارِ پاکستان کے قریب واقع ہے۔

حلِ لغت

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کُن	ہو جا	عالم	دنیا	شان	وقعت، حیثیت، مرتبہ، قدر و منزلت
پیدا کرنا	تخلیق کرنا، بنانا	حکمرانی	حکومت قائم ہونا	نباتات	پودے، پیڑ، شجر
جمادات	پتھر وغیرہ، جامد چیزیں، بے جان چیزیں	محمد ﷺ	بہت تعریف کیا گیا	صدائے ہاؤ ہُو	طرح طرح کی سرگرمیوں اور ہنگاموں کی آوازیں
حیوانات	جانور	کشاکش	کھینچا تانی		
قدرت	فطرت، طاقت	بہار	شادابی	نعمت	انعام
بشر	انسان	مظاہر	نمونے، مظہر کی جمع	خالق	پیدا کرنے والا
پیدا کیا	تخلیق کیا	داتا	دینے والا، مراد اللہ تعالیٰ	باغبانی	نگہبانی، باغ کی نگہداشت کرنا
شیدا کیا	قربان کیا	ذاتِ باری	اللہ تعالیٰ	جاودانی	ہمیشہ رہنے والی
مصطفیٰ	برگزیدہ، چنا گیا				

studyplusplus.com (study++)

تشریحات وتوضیحات **حرفِ کُن:** اللہ تعالیٰ نے کُن (ہوجا) حرف بولا تو تمام کائنات تخلیق ہوگئی۔ اس کا ذکر قرآن مجید میں ہے " کُنْ فَيَكُوْنُ "۔ (یٰسین 82) **نظامِ آسمانی:** آسمان پر موجود سورج، چاند، ستاروں اور سیاروں کا نظام۔ **دسترخوان:** وہ کپڑا جس کو بچھا کر اُس پر کھانا چنا جاتا ہے۔ **سردوگرم:** مراد سردی اور گرمی کے موسم، ٹھنڈی اور گرم کیفیات۔ **فطرتِ اسلام:** اسلام کی فطرت، اسلام کی جبلّت جس پر انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ **خشک وتر:** دریا اور میدان، ایسی تمام چیزیں جو خشک یا تر ہیں۔ **جلوہ آرا ہونا:** موجود ہونا، بڑی شان سے نمودار ہونا، ظاہر ہونا۔ **اُجالا اور تاریکی:** اندھیرا اور روشنی، یہاں مراد ہے دِن اور رات۔ **مخلوقات:** مخلوق کی جمع مخلوق سے مراد ہر وہ چیز جو اللہ تعالیٰ کی تخلیق کردہ ہے۔

حمد کا خلاصہ حمد میں شاعر حفیظ جالندھری نے ربِّ کائنات کے حُسنِ تخلیقیت، کامل قدرت، اَبدی حاکمیت، بے پایاں رحمت اور لطف وعنایت کو اشعار کے سانچے میں ڈھالا ہے۔ اللہ رَبُّ العزّت نے کمال بصیرت اور حُسنِ حکمت کے ساتھ صرف لفظ "کُن" سے اس وسیع وعریض کائنات کو تخلیق کیا۔ آسمان کو سورج، چاند، ستاروں اور سیاروں کی جگمگاہٹ سے سجایا، زمین کو بہاروں کے نظاروں سے مہکایا۔ آسمان کی بلندی، زمین کی پستی، میدانوں کی وسعت، دریاؤں کی گہرائی، دِن کی روشنی، رات کی تاریکی، صحراؤں کی خشکی، ساحلوں کی تری، نباتات کی نمود، جمادات کا جمود، خود انسان کا وجود، اس کائنات میں موجود تمام مخلوقات، اُس خالق ارض وسما کی تخلیق کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

اللہ تعالیٰ خالق ہی نہیں تمام مخلوقات کا رازق بھی ہے، وہ انسانی وجود میں موجود دِل کے اِرادوں سے بھی باخبر ہے۔ ہمارا ہی نہیں ہمارے آباؤ اجداد کا بھی خالق و مالک ہے۔ تمام انسانوں کو فطرتِ اسلام پر پیدا کیا اور اُن کے دِلوں کو محبتِ مصطفیٰ ﷺ کی اُلفت سے بھر دیا۔

مرکزی خیال اللہ ربُّ العزّت نے حرفِ کُن کہا اور کائناتِ ہست و بود کو تخلیق کر دیا۔ کائنات کی ہر چیز کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ اسی نے انسان کو فطرتِ اسلام پر پیدا کیا اور حضرتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر فدا ہونے کا جذبہ عطا کیا۔

اشعار کی تشریح

؎ اُسی نے ایک حَرفِ کُن سے پیدا کر دیا عالم — کشاکش کی صدائے ہاؤ ہُو سے بھر دیا عالم

تشریح حمد کے پہلے شعر میں شاعر نے احسن اور منفرد انداز سے اللہ تعالیٰ کی قدرتِ تخلیقیت کا تذکرہ قرآن کے لفظ "کُن" کے حوالے سے کیا ہے۔ یہ ربِّ ذوالجلالِ والاکرام کی شان ذی صفات ہے کہ لفظ "کُن" کہا اور سارے عالم کو تخلیق کر دیا۔ جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے:

اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ O (سورہ یٰسٓ: آیت نمبر 82)

ترجمہ: "اس کی شان یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اسے فرما دیتا ہے "کُن" ہوجا تو وہ ہوجاتی ہے"۔

اللہ تعالیٰ نے کشاکش کی صدائے ہاؤ ہو سے سارے عالم کو بھر دیا۔ آسمانوں کی بلندی، زمین کی پستی، صحراؤں کی وُسعت، ہواؤں کی سرسراہٹ، پہاڑوں کی رفعت، بہاروں کی ہلچل، خزاؤں کی سنگت، پھولوں کی طراوت، کلیوں کی نزاکت، پرندوں کی چہچہاہٹ، انسان کی خلقت، گویا سارے کا سارا عالم اللہ تعالیٰ کے لفظ "کُن" کا معجزہ ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ نے ایک حرف "کُن" کہہ کر یہ دنیا بنائی اور اس میں گہما گہمی بھر دی یعنی اللہ تعالیٰ تمام دنیا کا خالق و مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ایک حرف "کُن" کہنے سے یہ دنیا وجود میں آئی۔ "کُن" سے مراد ہے "ہوجا"۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ایک لفظ کُن "ہوجا" کہا اور یہ پوری دنیا وجود میں آ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو رونق بخشنے کے لیے اس میں بے شمار چیزیں پیدا کیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان، حیوان، چرند، پرند غرض کہ بے شمار جاندار اور بے جان اشیا پیدا کیں اور اس دنیا کو رونق عطا کی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہ کوئی کام ہوتا ہے اور نہ ہی ہوسکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کا خالق و مالک ہے۔ کوئی کام اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بے شمار چیزیں پیدا کی ہیں اور یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے پیدا کی

studyplusplus.com (study++)

ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان بنایا، زمین بنائی، چاند، سورج، ستارے سب اسی نے سجائے ہیں اور اس دنیا کو خوبصورت بنایا ہے۔

نظامِ آسمانی ہے اُسی کی حکمرانی سے — بہارِ جاودانی ہے اُسی کی باغبانی سے

تشریح حمد کے دوسرے شعر میں شاعر نے قادرِ مطلق، خالقِ دو جہاں اور مالکِ کون و مکاں کی حاکمیت جاوداں کو بیان کیا ہے۔ نظامِ آسمانی کی حکمرانی ہو یا بہارِ جاودانی کی باغبانی، سب اُسی ربِّ دو جہاں کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ سورج کا نکلنا اور غروب ہونا، چاند کا گھٹنا اور بڑھنا، دِن رات کا آنا جانا، ستاروں کا جگمگانا، ہواؤں کا سرسرانا، اُسی قدیر و حکیم کی حکمت و قدرت ہے۔ آسمان کا نظام، زمین کی بہار، پھولوں کا نکھار، خوشبو کا قرار، انسان کا وقار، سب کچھ اُسی مالکِ دو جہاں کے قبضۂ اختیار میں ہیں۔ شاعر نے اس شعر میں دنیا کو ایک باغ سے تشبیہ دی ہے اور اللہ تعالیٰ کو اس باغ کا رکھوالا کہا ہے یعنی آسمانوں و زمین کا تمام نظام اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہے۔ شاعر اس شعر میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حکمرانی ہر جگہ ہے۔ چاہے زمین ہو یا آسمان ہر جگہ اللہ تعالیٰ کی ہی بادشاہی ہے۔ وہی اس تمام نظام کو چلا رہا ہے۔ سورج کا مقررہ وقت پر بڑھنا اور گھٹنا، موسموں کا بدلنا، بارش کا برسنا یہ سب اسی کے حکم سے ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ واحد، لاشریک ہے۔ وہ اکیلا اس تمام نظام کا خالق مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بادشاہی آسمانوں میں بھی ہے اور زمین میں بھی۔ اس دنیا میں جو بہار ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ دنیا کے اس باغ کا رکھوالا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے اور اس دنیا میں ہمیشہ رہنے والی بہار بھی اللہ تعالیٰ کی باغبانی کی وجہ سے ہی ہے یعنی جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا یہ دنیا قائم و دائم رہے گی۔

زمیں پر جلوہ آرا ہیں مظاہر اُس کی قدرت کے — بچھائے ہیں اُسی داتا نے دسترخوان نعمت کے

تشریح اللہ تعالیٰ کی قدرت کے مظاہر زمین پر پوری آب و تاب سے جلوہ گر ہیں۔ مخلوقات کے لیے اُس داتا کے بچھائے ہوئے دسترخوان، اُس کی نعمتوں کا مظہر ہیں۔ زمین کی گہرائی، پہاڑوں کی بلندی، میدانوں کی ہریالی، وادیوں کی خوشحالی، صحراؤں کی وُسعت، فضاؤں کی نزہت، سبزے کی طراوت، پھولوں کی نزاکت، پرندوں کی چہچہاہٹ، فضاؤں کی سرسراہٹ، اُسی کی قدرتِ بے مثال کے نادر نمونے ہیں۔ ''واللہ خیر الرازقین'' نے انسان و حیوان، چرند و پرند، یہاں تک کہ حشرات الارض کے رزق کا انتظام بھی کر رکھا ہے۔ تمام مخلوقات کے لیے زمین پر رزق کی انواع و اقسام کے دسترخوان بچھا رکھے ہیں۔ ''پس اے گروہِ جن و انس! تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے'' (رحمٰن)۔ اللہ تعالیٰ کا جلوہ ہر چیز میں نظر آتا ہے اور ہر طرف اللہ تعالیٰ کی ہی قدرت کے جلوے نظر آتے ہیں۔ ہر شے اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ اس کی تخلیق کرنے والا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہیں پہاڑ بنائے ہیں تو کہیں دریا، کہیں سمندر بنائے ہیں تو کہیں جنگلات، کہیں میدان بنائے ہیں تو کہیں صحرا یعنی ہر شے سے اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور عظمت ظاہر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمین پر کھانے پینے کی بھی بے شمار چیزیں انسانوں اور باقی جانداروں کے لیے پیدا کی ہیں۔ زمین سے اگنے والی گندم، دالیں، سبزیاں، جڑی بوٹیاں یہ سب اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جانداروں کے پینے کے لیے پانی اور دودھ پیدا کیا۔ یہ سب نعمتیں انسانوں کے لیے ہیں تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کر سکے۔ پس ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے جس نے ہمارے لیے اتنی بے شمار نعمتیں کھانے پینے کے لیے پیدا کی ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہی اپنی تمام مخلوق کو روزی عطا کرنے والا ہے۔

یہ سرد و گرم، خشک و تر، اُجالا اور تاریکی — نظر آتی ہے سب میں شان اُسی کی ذاتِ باری کی

تشریح شاعر اللہ ربُّ العزت کی قدرت کاملہ کی احسن حکمت کو بیان کرتا ہے۔ سردیوں کی ٹھنڈک، گرمیوں کی حرارت، میدانوں کی خشکی، سمندروں کی روانی، دِن کا اُجالا اور رات کی تاریکی سب میں اُس ذاتِ باری تعالیٰ کی شانِ عُلیٰ نظر آتی ہے۔ موسموں کی سردی گرمی، دریاؤں کی روانی، میدانوں کی خشکی، دِن رات کی تبدیلی گویا کُل نظامِ کائنات اُسی قادر، خالق اور مالک کی شان کے حسین مظاہر ہیں۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے: **ترجمہ:** اور ایک نشانی اُن کے لیے رات ہے کہ اس میں سے دن کو کھینچ لیتے ہیں۔ (یٰسٓ: 37) تمام موسموں میں بھی شانِ باری تعالیٰ نظر آتی

studyplusplus.com

ہے۔کبھی سردی ہوتی ہے تو کبھی گرمی کا موسم آتا ہے۔کبھی بہار کا موسم ہوتا ہے تو کبھی برسات۔اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے موسم بنائے ہیں تا کہ انسان تمام موسموں سے لطف اندوز ہو سکے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر سکے۔سردی، گرمی، خشک اور تر، روشنی اور اندھیرے ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کا جلوہ نظر آتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور رات کو دن میں داخل کرتا ہے۔قرآن مجید میں ہے: ''یقیناً دن رات کے بدل بدل کر آنے میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں''۔ ہر روز سورج اپنے مقررہ وقت پر طلوع اور غروب ہوتا ہے۔سورج کے طلوع ہونے سے صبح ہو جاتی ہے اور انسان صبح سے لے کر رات تک اپنے تمام کام سرانجام دیتا ہے۔رات کو جب تھک جاتا ہے تو وہ آرام کرنے کے لیے سو جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے رات کو آرام کرنے کے لیے بنایا ہے تا کہ تمام انسان اور جاندار آرام کر سکیں اور صبح تازہ دم ہو کر پھر سے اپنے کام انجام دیں۔

وہی ہے کائنات اور اس کی مخلوقات کا خالق ۔۔۔ نباتات و جمادات اور حیوانات کا خالق

تشریح: اللہ ربُّ العزّت اس کائنات کی تمام مخلوقات، نباتات، جمادات اور حیوانات کا ''خالق'' ہے۔جیسا کہ قرآن پاک میں خود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَ هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ O (سورہ یٰسٓ: 81) ترجمہ: اور وہ (بڑا) پیدا کرنے والا، علم والا ہے۔

اس کائناتِ ارض و سما کی تمام مخلوقات، خواہ انسان ہوں، حیوانات و نباتات ہوں یا جمادات، سب کا خالق و مالک اللہ ہے۔نہ صرف مخلوقات کو تخلیق کیا بلکہ ہر مخلوق کی ضروریات کا اہتمام بھی کیا۔یعنی اس دنیا میں موجود ہر چیز کا پیدا کرنے والا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہے جو اس تمام کائنات کا مالک ہے۔اللہ تعالیٰ اس دنیا کا اور اس دنیا میں بسنے والی تمام مخلوقات چاہے وہ انسان ہوں یا جن، جانور ہوں یا چرند پرند یعنی تمام جاندار اور بے جان اشیا کا مالک ہے۔زمین سے نکلنے والی تمام معدنیات، درخت، پودے، پھل، پھول، اناج سب کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔اللہ تعالیٰ اس دنیا کے ہر ذرے سے باخبر ہے۔اللہ تعالیٰ نے یہ دنیا ایک خاص اور مقرر انداز سے پیدا کی ہے۔تمام وہ چیزیں جو زمین سے نکلتی ہیں یا آسمان سے زمین تک پہنچتی ہیں اللہ تعالیٰ کو ان سب کی خبر ہے۔چاہے کوئی چیز ذرے سے بڑی ہے یا ذرے سے بھی چھوٹی اللہ تعالیٰ کے علم میں سب کی گنتی اور حساب ہے اور اللہ تعالیٰ ہی تمام مخلوقات کا رب ہے۔ہر چیز کا پالنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔بقول شاعر:

سبھی کچھ خدا کا بنایا ہوا ہے
یہ گلشن اسی کا لگایا ہوا ہے

وہی خالق ہے دل کا اور دل کے نیک ارادوں کا ۔۔۔ وہی مالک ہمارا اور ہمارے باپ دادوں کا

تشریح: اس شعر میں شاعر نے خالقِ کون و مکاں کے احاطۂ قدرت کی وُسعت کو بیان کیا ہے۔اللہ تعالیٰ صرف انسان کا ہی نہیں بلکہ اُس کے وجود میں موجود قلب و نظر کا بھی خالق ہے، انسان کے دِل میں پیدا ہونے والے تمام نیک ارادوں، خواہشات اور نیتوں کا بھی خالق ہے۔ہر ایک نیک عمل اور صالح فعل کی تحریک انسانی دِل میں قدرت خداوندی کی جانب سے ہی ہوتی ہے۔وہ نہ صرف ہمارا خالق و مالک ہے بلکہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک جتنے انسان پیدا ہو چکے ہیں، اور قیامت تک جو مخلوقات کرۂ ارض پر تخلیق ہوں گی سب کا خالق و مالک وہی خالقِ کون و مکاں اور مالکِ دو جہاں ہے۔اللہ تعالیٰ کی حاکمیت ازل سے ہے اور ابد تک رہے گی۔

بشر کو فطرتِ اسلام پر پیدا کیا جس نے ۔۔۔ محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام پر شیدا کیا جس نے

تشریح: شاعر اس شعر کے پہلے مصرعے میں انسان کی تخلیقی فطرت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ تمام انسانوں کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کی جبلّت اور خصلت پر پیدا کیا ہے۔یعنی وہ پیدائشی طور پر اسلام کی حقیقی اقدار لیے ہوئے اس دنیا میں آتے ہیں، پھر ان کے والدین پر منحصر ہے کہ انھیں مسلمان بنائیں یا غیر مسلم۔دوسرے مصرعے میں شاعر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کی ذاتِ عالی نے تمام مسلمانوں کے دِلوں میں رسول پاک ﷺ کی محبت پیدا کی ہے اور وہ آپ ﷺ پر اپنی جان تک قربان کرنے کے لیے ہر وقت تیار ہیں۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ''اگر تم مجھ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہو تو حضرت محمدؐ کی پیروی کرو، اللہ بھی تم سے محبت کرے گا۔(القرآن)۔

studyplusplus.com (study++)

حل مشقی سوالات

۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجیے:

(الف) اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات کون سا ایک لفظ کہ کر بنائی ہے؟ جواب: اللہ تعالیٰ نے لفظ "کُن" کہ کر یہ کائنات بنائی ہے۔

(ب) اللہ تعالیٰ نے انسان کو کن نعمتوں سے نوازا ہے؟ چند ایک تحریر کیجیے۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے انسان کو بیش بہا نعمتوں سے نوازا ہے۔ مثلاً جسمانی قوت، عقل و فہم، سماعت و بصارت، رزق و علم وغیرہ۔

(ج) حمد میں خالق کی کن مخلوقات کا ذکر کیا گیا ہے؟

جواب: حمد میں خالق کی ان مخلوقات کا ذکر کیا گیا ہے: نباتات، جمادات، حیوانات، انسان

(د) انسان کو کس فطرت پر پیدا کیا گیا ہے؟ جواب: اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو اسلام کی فطرت پر پیدا کیا ہے۔

(ہ) نظم "حمد" کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔ جواب: دیکھیے "حمد" کا خلاصہ صفحہ 6 پر

۲۔ درج ذیل الفاظ سے مصرعے مکمل کریں: مخلوقات ، آسمانی ، مظاہر ، بشر

(الف) نظامِ .... ہے اُسی کی حکمرانی سے (ب) زمیں پر جلوہ آرا ہیں .... اس کی قدرت کے

(ج) وہی ہے کائنات اور اس کی .... کا خالق (د) .... کو فطرتِ اسلام پر پیدا کیا جس نے

جوابات: (الف) آسمانی (ب) مظاہر (ج) مخلوقات (د) بشر

۳۔ نظم "حمد" کے متن کی روشنی میں درست جواب پر نشان (✔) لگائیں:

(الف) نظم "حمد" کس شاعر کی تخلیق ہے؟

(i) احسان دانش (ii) جمیل الدین عالیؔ (iii) حفیظ جالندھری (iv) جوش ملیح آبادی

(ب) کائنات کا وجود اللہ تعالیٰ کے:

(i) احکامات کا نتیجہ ہے (ii) چاہنے کا نتیجہ ہے (iii) حرف کُن کا نتیجہ ہے (iv) ان سب کی وجہ سے

(ج) نظامِ آسمانی اور بہارِ جاودانی میں کون سی بات مشترک ہے؟

(i) قافیہ ایک ہے (ii) ردیف ایک ہے (iii) معنی ایک ہے (iv) نظام ایک ہے

(د) یہ عالم اللہ تعالیٰ نے کس چیز سے بھر دیا ہے؟

(i) رنگ و بو سے (ii) مخلوقات سے (iii) جمادات و نباتات سے (iv) ان سب سے

(ہ) ذاتِ باری تعالیٰ کی شان کہاں نظر آتی ہے؟

(i) سرد و گرم میں (ii) خشک و تر میں (iii) اُجالے اور تاریکی میں (iv) ان سب میں

(و) اللہ تعالیٰ نے انسان کو فطرتِ اسلام پر پیدا کر کے کون سا اور احسان کیا؟

(i) رزق و صحت دی (ii) عقل و شعور کی دولت دی (iii) اسمِ محمد ﷺ کا شیدا کیا (iv) یہ سب دیا

جوابات:

(الف) حفیظ جالندھری (ب) حرف کُن کا نتیجہ ہے (ج) قافیہ ایک ہے

(د) ان سب سے (ہ) ان سب میں (و) اسمِ محمد ﷺ کا شیدا کیا

studyplusplus.com (study++)

۴۔ کالم (الف) کے الفاظ کالم (ب) سے ملائیں:

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
ایک حرفِ کُن	فطرتِ اسلام	عالم کا پیدا ہونا
بہارِ جاودانی	عالم کا پیدا ہونا	باغبانی سے
بَشر کا پیدا ہونا	باغبانی سے	فطرتِ اسلام
کائنات	دسترخوانِ نعمت	خالق
بچھائے	خالق	دسترخوانِ نعمت

۵۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے:

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
شمس	قمر	تاریکی	روشنی
سرد	گرم	خالق	مخلوق
تر	خشک	ثابت	ٹوٹا

۶۔ درجِ ذیل الفاظ کے معنی لکھیے: حرفِ کُن، صدائے ہاؤہُو، کشاکش، بہارِ جاودانی، جلوہ آرا، جمادات، بَشر

جواب:

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
حرفِ کُن	کُن (ہوجا) کا حرف	جلوہ آرا	جلوہ دکھانا
صدائے ہاؤہُو	طرح طرح کی سرگرمیوں اور ہنگاموں کی آوازیں	جمادات	بے جان اشیا، پہاڑ وغیرہ
کشاکش	کشمکش	بَشر	انسان
بہارِ جاودانی	ہمیشہ رہنے والی بہار		

۷۔ حمد کے مطابق الفاظ کو ترتیب دے کر مصرعے بنائیں:

(الف) قدرت، اُس کی، جلوہ آرا، زمیں پر، ہیں، مظاہرہ، کے — جواب: زمیں پر جلوہ آرا ہیں مظاہر اُس کی قدرت کے

(ب) کا، خالق، نباتات و جمادات، حیوانات، اور — جواب: نباتات و جمادات اور حیوانات کا خالق

(ج) سے، نظامِ آسمانی، حکمرانی، اسی کی، ہے — جواب: نظامِ آسمانی ہے اُسی کی حکمرانی سے

(د) جس نے، بشر کو، پیدا کیا، فطرتِ اسلام پر — جواب: بَشر کو فطرتِ اسلام پر پیدا کیا جس نے

(ہ) باپ دادوں، کا، ہمارا، وہی مالک، اور، ہمارے — جواب: وہی مالک ہمارا اور ہمارے باپ دادوں کا

۸۔ حمد کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

جواب: دیکھیے حمد کا خلاصہ۔

۹۔ حمد کے ہر شعر میں ہم آواز الفاظ موجود ہیں، ان کی نشان دہی کیجیے۔

جواب: کر، بھر، حکمرانی، باغبانی، قدرت، نعمت، تاریکی، ذاتِ باری، مخلوقات، نباتات، جمادات، حیوانات، ارادوں، باپ دادوں، پیدا، شیدا

studyplusplus.com (studyplusplus)

۱۰۔ **درجِ ذیل الفاظ پر اعراب لگائیے: حرفِ کن ، جمادات ، نباتات ، بشر ، نعمت**

جواب: حَرفِ کُن، جَمَادَات، نَبَاتَات، بَشَر، نِعمَت

۱۱۔ **حمد کے تیسرے اور چوتھے شعر کی تشریح کیجیے۔**

جواب: دیکھیے اشعار 3 اور 4 کی تشریح۔

نظم: نظم کے لغوی معنی تنظیم اور ترتیب کے ہیں۔ عام مفہوم کے مطابق تو ہر کلامِ منظوم، نظم ہے لیکن اصطلاحِ سخن میں نظم ایسی مسلسل اور مربوط صنف ہے جس کا ایک مرکزی خیال ہوتا ہے۔ شاعر اسی مرکزی خیال کو ذہن میں رکھ کر داخلی اور خارجی تاثرات قلم بند کرتا ہے۔ ہر نظم کا ایک عنوان بھی ضروری ہوتا ہے۔ نظم کے لیے ہیئت اور موضوع کی کوئی پابندی نہیں۔ پوری نظم ایک بحر میں ہوتی ہے اور اس میں قوافی کا ایک معین نظام ہوتا ہے۔ اُردو شاعری کو محمد حسین آزاد، مولانا حالی، علامہ محمد اقبال، جوش ملیح آبادی، حفیظ جالندھری، ظفر علی خان، احسان دانش اور فیض احمد فیض نے نظم کی دولت سے مالا مال کیا ہے۔

غزل: غزل عربی لفظ ہے لیکن اس صنفِ سخن کو ایرانیوں نے رائج کیا۔ غزل کے لغوی معنی عورتوں سے یا عورتوں کے بارے میں باتیں کرنا، کے ہیں۔ ہرن جب خوف زدہ ہو کر دردناک چیخ مارتا ہے تو اُسے بھی غزل کہتے ہیں۔ اگرچہ غزل بھی نظم ہی ہوتی ہے لیکن اصطلاح میں غزل شاعری کی وہ قدیم قسم ہے جس میں حُسن و عشق کی مختلف کیفیات کا ذکر درد و سوز سے کیا جاتا ہے۔ یہ شاعر کی داخلی کیفیات کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ اب غزل کے موضوعات میں اتنی وسعت آچکی ہے کہ مضامین کے اعتبار سے یہ انسانی زندگی کے جملہ پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے۔

غزل کا ہر شعر ایک اکائی ہوتا ہے اور پوری غزل ایک بحر میں ہوتی ہے۔ اس کے مطلع کے دونوں مصرعے ہم ردیف و ہم قافیہ جب کہ دیگر اشعار کا ہر دوسرا مصرع ہم قافیہ و ہم ردیف ہوتا ہے۔ میر تقی میر، اسد اللہ خاں غالب، داغ دہلوی اور فیض احمد فیض کے علاوہ بھی بہت سے نمایاں غزل گو شعرا ہیں۔

نظم اور غزل میں فرق: غزل بنیادی طور پر تو نظم ہی ہے البتہ معروف معنوں میں نظم کے اشعار مرکزی خیال کے مطابق ایک ترتیب میں ہوتے ہیں جبکہ غزل کا ہر شعر الگ اکائی ہوتا ہے۔ غزل کے ہر شعر کا الگ مفہوم ہو سکتا ہے۔ جو سوز و گداز غزل کا لازمہ ہے وہ نظم کا نہیں ہے اور جو شکوہِ لفظی نظم میں ممکن ہے وہ غزل میں نہیں۔

سرگرمیاں

۱۔ **طلبہ باری باری یہ حمد تحت اللفظ پڑھیں۔** **جواب:** طلبہ باری باری خود یہ حمد پڑھیں۔

۲۔ **خوش الحان طلبہ یہ حمد ترنم سے پڑھیں۔** **جواب:** جماعت کے خوش الحان طلبہ یہ حمد مل کر ترنم سے پڑھیں۔

۳۔ **اس حمد میں اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی گئی ہیں، انھیں جملوں میں ایک چارٹ پر خوش خط لکھیں اور اسے جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔**

جواب: اللہ تعالیٰ کی یہ تمام صفات ایک چارٹ پر خوش خط لکھیں اور اسے جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔

(i) اللہ تعالیٰ پوری دنیا کا خالق و مالک ہے۔
(ii) اللہ تعالیٰ نے ایک حرف کُن سے ساری کائنات کو پیدا کیا۔
(iii) اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔
(iv) اللہ تعالیٰ پوری کائنات اور اس میں بسنے والی تمام مخلوقات کا حاکم ہے۔
(v) اللہ تعالیٰ کا جلوہ ہر شے میں نظر آتا ہے۔
(vi) اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کا رازق ہے۔
(vii) اللہ تعالیٰ ہمارے دل کا اور دل کے نیک ارادوں کا خالق ہے۔
(viii) اللہ تعالیٰ نباتات و جمادات اور حیوانات غرض کہ تمام مخلوقات کا خالق ہے۔
(ix) اللہ تعالیٰ نے انسان کو فطرت اسلام پر پیدا کیا ہے۔
(x) اللہ تعالیٰ نے مسلمان کے دل میں حضور ﷺ سے محبت کا جذبہ رکھا ہے۔

studyplusplus.com (studyplusplus.com)

۴۔ کسی اور معروف شاعر کی حمد تلاش کر کے کاپی میں لکھیں۔

جواب: حمد

تعریف اُس خدا کی ، جس نے جہاں بنایا — کیسی زمیں بنائی، کیا آسماں بنایا
پیروں تلے بچھایا ، کیا خوب فرش خاکی — اور سر پہ لاجوردی ، اِک سائباں بنایا
مٹی سے بیل بوٹے کیا خوش نما اگائے — پہنا کے سبز خلعت ان کو جواں بنایا
خوش رنگ اور خوش بو گُل پھول ہیں اگائے — اس خاک کے کھنڈر کو کیا گلستاں بنایا
میوے لگائے کیا کیا خوش ذائقہ رسیلے — چکھنے سے جن کے ہم کو شیریں دہاں بنایا
سورج بنا کے تُونے رونق جہاں کو بخشی — رہنے کو یہ ہمارے اچھا مکاں بنایا
یہ پیاری پیاری چڑیاں پھرتی ہیں جو چہکتی — قدرت نے تیری ان کو تسبیح خواں بنایا
آب رواں کے اندر مچھلی بنائی تُونے — مچھلی کے تیرنے کو آب رواں بنایا
ہر چیز سے ہے تیری کاری گری ٹپکتی — یہ کارخانہ تو نے کب رائیگاں بنایا

(اسماعیل میرٹھی)

اساتذہ کرام کے لیے

۱۔ طلبہ کو حمد یہ شاعری کی روایت سے آگاہ کرنا اور بتانا کہ اُردو زبان کی ابتدا سے حمد یہ شاعری کی بھی ابتدا ہو گئی تھی۔

جواب: قدیم زمانے سے ہی تمام شعرا اپنے شعری مجموعوں کی ابتدا حمد باری تعالیٰ سے کرتے ہیں تا کہ ان کا کلام بابرکت ہو۔ اس طرح حمد یہ شاعری کے مجموعے منظر عام پر آ گئے۔ حمد گو شاعر کی شخصیت اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور اس کی رحمت پر کامل یقین کا اظہار کرتی ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ان گنت اور بے حساب نعمتوں کا شکر بجا لاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت و پاکیزگی بیان کرتا ہے اور اپنی کم مائیگی اور عجز و انکسار کا اظہار کرتا ہے۔ حمد گو شاعر اپنے ایمان کی استقامت اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنی دلی کیفیات کا اظہار کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے بے پناہ محبت کا اظہار بڑے ہی مؤدب طریقے سے کرتا ہے اور اپنی حمد کے ذریعے سے روز قیامت شفاعت کا طلب گار ہوتا ہے۔

اردو زبان کی ابتدا سے ہی حمد یہ شاعری کی ابتدا ہو گئی تھی۔ حمد یہ شاعری میں صاحب دیوان شعرا میں حافظ لدھیانوی، مظفر خیر آبادی، مسعود رضا خاکی، مفتی غلام سرور اور اسماعیل میرٹھی کے نام قابل ذکر ہیں۔ موجودہ دور میں مسرور بدایونی، مظفر وارثی اور کاوش زیدی کے نام قابل ذکر ہیں۔ یہ سب حمد یہ شاعری کے صاحبِ دیوان شاعر ہیں۔

۲۔ طلبہ کو حمد، نعت اور منقبت کا فرق بتایا جائے۔

جواب: حمد، نعت اور منقبت میں فرق:

حمد: ''حمد'' ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف بیان کی جائے۔ ''حمد'' عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی تعریف کرنے کے ہیں۔ حمد ایک ایسی صنف سخن کو کہا جاتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر انعام و اکرام اور عنایات کا ذکر کیا جاتا ہے اور بندے اس کا شکر ادا کرتے ہیں۔ حمد کے لیے کوئی خاص بحر یا وزن مخصوص نہیں ہے نہ ہی یہ غزل، نظم یا رباعی کی طرح کسی خاص ہیئت میں لکھی جاتی ہے۔ حمد ہر صنف سخن میں لکھی جا سکتی ہے۔ حمد کا مقام و مرتبہ دیگر تمام اصنافِ سخن کے مقابلے میں بہت بلند ہے۔ تقریباً تمام شعرا اپنے شعری مجموعوں کی ابتدا حمد باری تعالیٰ سے ہی کرتے ہیں۔

نعت: نعت کے لغوی معنی تعریف کرنے کے ہیں۔ اصطلاحی معنی میں نعت سے مراد ایسے اشعار ہیں جن میں آنحضرت ﷺ کی تعریف بیان کی گئی ہو۔ حمد کی طرح نعت کے لیے بھی کسی خاص وزن یا بحر کی قید نہیں۔ اسی طرح نعت کسی الگ صنفِ سخن کا بھی نام نہیں، یہ بھی نظم، گیت یا

studyplusplus.com/studyplus

غزل کی طرح کی ہی صنف سخن ہے۔ نعت میں شاعر آنحضورﷺ سے اپنی بے پناہ محبت وعقیدت کا اظہار کرتا ہے۔ وہ اپنے عقیدت بھرے جذبات، خیالات واحساسات کو جن الفاظ کے ذریعے سے حضرت محمدﷺ کے حضور پیش کرتا ہے ان سے حضورﷺ سے لگن اور محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ اسے نعت کہتے ہیں۔

منقبت: منقبت ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں اولیا اللہ یا بزرگان دین کی تعریف کی جائے۔ منقبت میں شخصی خوبیوں کے حوالے سے بات کی جاتی ہے۔ منقبت، عقیدت اور محبت کے اظہار کے طور پر لکھی جاتی ہے۔

۳۔ شاعر نے شعروں میں قرآنی آیات کا ذکر کیا ہے۔ کائنات کے پیدا کرنے، کُن فیکون، دلوں کے بھید جاننے غرض ہر شعر میں ایک آیت کا حوالہ موجود ہے۔ آپ یہ آیات طلبہ کو سنائیں۔

جواب: دیکھیے اشعار کی تشریح۔

۴۔ حمد کو ترنم سے پڑھوانے کا اہتمام کیا جائے تا کہ بچوں میں عقیدت واحترام کے علاوہ ذوقِ جمالیات بھی پیدا ہو۔

جواب: اساتذہ کرام خوش الحان بچوں سے حمد کو ترنم پڑھوائیں اور باقی بچے خاموشی سے سنیں۔

معروضی سوالات

درست جواب کا انتخاب کریں۔

-1 نظم "حمد" کے شاعر کا نام ہے:

(A) علامہ اقبالؒ (B) حفیظ جالندھری (C) مولانا حالی (D) قیوم نظر

-2 حمد میں تعریف بیان کی جاتی ہے:

(A) اللہ تعالیٰ کی (B) رسول پاکﷺ کی (C) حضرت آدمؑ کی (D) حضرت ابراہیمؑ کی

-3 "نظر آتی ہے سب میں شان اُسی کی ذاتِ باری کی" اس مصرعہ میں "ذاتِ باری" سے مراد ہے:

(A) قدرت (B) اللہ تعالیٰ (C) انسان (D) شے کا وجود

-4 "آرا" کے لاحقے والی فہرست ہے:

(A) ارمان، عنوان (B) آسمان، رمضان (C) جہان، خاندان (D) جلوہ آرا، روشن آرا

-5 نظم "حمد" کے اشعار پڑھ کر پتا چلتا ہے:

(A) اللہ تعالیٰ زمین کا مالک ہے مگر زمین کے مظاہر خود بخود وجود میں آتے ہیں۔

(B) انسان، حیوان، نباتات، سرد وگرم، خشک وتر، اندھیرا، اُجالا، کیفیات، تخیلات کا خالق ومالک اللہ ہے۔

(C) زمین پر موسم بہار ہمیشہ رہتا ہے جو اللہ کی شان کا مظہر ہے۔ (D) دل کا خالق خدا ہے مگر دل کے تخیلات کا ذمہ دار انسان ہے۔

-6 نظم "حمد" میں اللہ تعالیٰ کی کون کون سی صفات بیان کی گئی ہیں؟

(A) رحمٰن ورحیم (B) قادر، جابر (C) حاکم، نگہبان (D) ستار، غفار

-7 "زمین پر جلوہ آرا ہیں مظاہر اُس کی قدرت کے" اس مصرع میں "مظاہر" سے مراد ہے:

(A) عوامی مظاہرے (B) مصنوعی مناظر (C) مظہرِ نور (D) مظہر کی جمع، ظاہر ہونے کی جگہ

-8 "بہارِ جاودانی" کا مطلب ہے:

(A) آنے والی بہار (B) بہار کا موسم (C) ہمیشہ قائم رہنے والی بہار (D) جاتی ہوئی بہار

studyplusplus.com (study++)

-9 نظامِ آسمانی سے مراد ہے:
(A) زمین کا نظام (B) موسموں کا نظام (C) اجرامِ فلکی کا نظام (D) نظامِ حکومت
-10 مصرعہ مکمل کریں: زمیں پر جلوہ آرا ہیں مظاہر اُس کی............
(A) قدرت کے (B) نعمتوں کے (C) رحمتوں کے (D) صفتوں کے
-11 ''دسترخوان نعمت کے'' سے مراد ہے:
(A) پینے کی نعمتیں (B) کھانے کی نعمتیں (C) مالی نعمتیں (D) تمام نعمتیں
-12 ''خشک وتر'' سے شاعر کی مراد ہے:
(A) زمین وسمندر (B) سمندر و جھیل (C) خشکی و دریا (D) آسمان وسمندر
-13 اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا:
(A) فطرتِ اسلام پر (B) فطرتِ ہنود پر (C) فطرتِ یہود پر (D) فطرتِ عیسائیت پر
-14 ''بہار جاودانی ہے اُسی کی باغبانی سے'' اس مصرعہ کا مفہوم ہے:
(A) دنیا کا تمام نظام اللہ تعالیٰ کی زیرِ نگرانی قائم ہے۔ (B) باغ میں ہمیشہ رہنے والی بہار مالی کی صحیح نگرانی سے ممکن ہے۔
(C) بہارِ جاودانی صرف اللہ کی رضا کی طالب ہے۔ (D) دنیا کی بہار چند روزہ ہے۔
-15 ''روشنی'' کا متضاد ہے: (A) تاریک (B) تاریکی (C) تارک (D) ترک
-16 نظم ''حمد'' کے ہم قافیہ الفاظ کی فہرست ہے: (A) حکمرانی، باغبانی (B) خشک وتر (C) نباتات و جمادات (D) مالک، خالق
-17 نظم ''حمد'' کی درست ردیف ہے: (A) نے، کی، ہے (B) سے، کے، کا (C) ارادوں، دادوں (D) انسان، حیوان
-18 مؤنث والی فہرست ہے: (A) حکمرانی، باغبانی (B) نباتات، حیوانات (C) ارادوں، دادوں (D) خشک، تر
-19 ''مخلوق'' کی جمع ہے: (A) خالق (B) خلقت (C) تخلیق (D) مخلوقات
-20 درست اعراب والا لفظ ہے: (A) حِکُمرانی (B) حُکْمَرانی (C) حِکُمَرانی (D) حُکْمرانی
-21 مرکبِ عطفی والی درست فہرست ہے:
(A) دسترخوانِ نعمت، ذاتِ باری (B) نیک ارادوں، باپ دادوں (C) نظامِ آسمانی، بہارِ جاودانی (D) نباتات و جمادات، خشک وتر
-22 اسمِ معرفہ رکھنے والے جواب کو منتخب کریں:
(A) خالق، مالک (B) اسلام، محمد ﷺ (C) پیدا، شیدا (D) نعمت، قدرت
-23 ''اسمِ صفت'' ہے:
(A) نیک ارادے (B) باپ دادا (C) تاریکی اور اُجالا (D) جلوہ آرا مظاہر
-24 ''فعل حال'' کا جملہ ہے:
(A) وہی خالق تھا دل کا (B) وہی خالق ہے دل کا (C) وہی خالق ہوگا دل کا (D) وہی خالق نہیں ہے دل کا
-25 ''فطرتِ اسلام'' گرامر کی رو سے کیا ہے؟
(A) مرکبِ توصیفی (B) مرکبِ جاری (C) مرکبِ اضافی (D) مرکبِ اشاری
-26 غلط محاورہ ہے:
(A) آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا (B) آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل (C) آپ کاج مہا کاج (D) آم کے آم گٹھلیوں کے نام

studyplusplus.com (study++)

27- ”تخلص“ والی فہرست ہے:

(A) اسداللہ خاں غالبؔ، الطاف حسین حالیؔ (B) ابن مریم، ابو طالب (C) اُمِ سلمہ، اُمِ حبیبہ (D) خلیل اللہ، کلیم اللہ

28- رموزِ اوقاف کی علامت ”ختمہ“ کا درست جملہ ہے:

(A) ہمارا مذہب اسلام ہے۔ (B) آپ کا کیا مشغلہ ہے؟ (C) تم کب آؤ گے؟ (D) علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں:

29- ”حرفِ کُن“ گرامر کی رُو سے کیا ہے؟

(A) مرکب اضافی (B) مرکب توصیفی (C) مرکب عطفی (D) مرکب عددی

30- ”نباتات و جمادات“ گرامر میں ہے:

(A) مرکب عطفی (B) مرکب توصیفی (C) مرکب عددی (D) مرکب اضافی

31- ”زمین پر“ گرامر میں کیا ہے؟

(A) مرکب عددی (B) مرکب جاری (C) مرکب اضافی (D) مرکب توصیفی

32- درست تلفظ والا لفظ ہے:

(A) قُدرَت (B) قَدرَت (C) قِدرَت (D) قَدَرَت

33- درست تلفظ والا لفظ کون سا ہے؟

(A) خَالُق (B) خَالِق (C) خَالَق (D) خَائِق

جوابات: 1- حفیظ جالندھری 2- اللہ تعالیٰ کی 3- اللہ تعالیٰ 4- جلوہ آرا، روشن آرا

5- انسان، حیوان، نباتات، سرد و گرم، خشک و تر، اندھیرا، اُجالا، کیفیات، تخیلات کا خالق و مالک اللہ ہے۔

6- حاکم، نگہبان 7- مظہر کی جمع، ظاہر ہونے کی جگہ 8- ہمیشہ قائم رہنے والی بہار

9- اجرامِ فلکی کا نظام 10- قدرت کے 11- تمام نعمتیں 12- زمین و سمندر

13- فطرتِ اسلام پر 14- دنیا کا تمام نظام اللہ تعالیٰ کی زیرِ نگرانی قائم ہے۔ 15- تاریکی

16- حکم رانی، باغبانی 17- سے، کے، کا 18- حکم رانی، باغبانی 19- مخلوقات

20- حُکمرانی 21- نباتات و جمادات، خشک و تر 22- اسلام، محمد ﷺ 23- نیک ارادے

24- وہی خالق ہے دلِ کا 25- مرکبِ اضافی 26- آم کے آم گٹھلیوں کے نام

27- اسداللہ خاں غالبؔ، الطاف حسین حالیؔ 28- ہمارا مذہب اسلام ہے۔ 29- مرکب اضافی

30- مرکب عطفی 31- مرکب جاری 32- قُدرَت 33- خَالِق

مختصر جواب دیں۔

1- اللہ تعالیٰ نے کس حرف سے عالم کو پیدا کر دیا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے حرفِ کُن سے سارے عالم کو پیدا کر دیا۔

2- عالم کس صدا سے بھرا ہوا ہے؟

جواب: یہ عالم صدائے ہاؤ ہُو سے بھرا ہوا ہے۔

3- کشاکش کی صدائے ہاؤ ہُو سے کیا مُراد ہے؟

جواب: کشاکش کی صدائے ہاؤ ہُو سے مُراد دنیا کی محفل میں موجود رونقیں اور دنیا کی محفل کی رنگینیاں ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کو

studyplusplus.com (study++)

پیدا کیا اور اب تمام مخلوقات اپنی مستیوں میں گم اور مصروف ہیں۔

4- **نظامِ آسمانی سے کیا مُراد ہے؟**

جواب: نظام آسمانی سے مراد سورج، چاند، ستاروں اور سیاروں کا وہ نظام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے آسمان پر قائم کر رکھا ہے۔ سورج، چاند، ستاروں اور سیاروں کے ایک مربوط اور منظم نظام کو شاعر نے نظام آسمانی کہا ہے۔

5- **بہارِ جاودانی سے کیا مُراد ہے؟**

جواب: بہارِ جاودانی سے مُراد ہے "ہمیشہ رہنے والی بہار"۔ شاعر نے دُنیا کی رنگینیوں اور خوبصورتیوں کو بہارِ جاودانی کہا ہے۔ یعنی اس دنیا میں موجود تمام رنگینیاں اور خوبصورتیاں اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کی بدولت قائم ہیں۔

6- **"بچھائے ہیں اسی داتا نے دسترخوان نعمت کے" اس مصرعے میں اللہ تعالیٰ کی کس صفت کی نشاندہی کی گئی ہے؟**

جواب: اس مصرعے میں اللہ تعالیٰ کی صفت رازق کو بیان کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کا رازق ہے۔ جس مخلوق کو پیدا کیا اُس کے رزق کا نگہبان ہے۔ خود خدا تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا:

واللہ خیر الرازقین۔ (ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ بہتر رزق دینے والا ہے۔

7- **ذاتِ باری تعالیٰ کی شان کس طرح نظر آتی ہے؟**

جواب: دُنیا میں موجود ہر خوبصورتی اور ہر رنگینی سے اللہ تعالیٰ کی شان نظر آتی ہے۔ یہ سرد وگرم، خشک و تر، اُجالا اور تاریکی، زمین کے مناظر آسمان کے مظاہر غرض ہر چیز سے اللہ تعالیٰ کی قدرت عیاں ہے۔

8- **دِل کے نیک ارادوں کا خالق کون ہے؟**

جواب: دِل کے نیک اِرادوں کا خالق اللہ تعالیٰ ہے یعنی اللہ تعالیٰ نہ صرف ہمارے دِل بلکہ ہمارے دِلوں میں اُٹھنے والے خیالات اور ہماری نیتوں سے بھی آگاہ ہے۔

9- **دسترخوانِ نعمت سے کیا مُراد ہے؟**

جواب: دسترخوانِ نعمت سے مراد زمین پر موجود تمام وہ نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات کے لیے بطور رزق پیدا کی ہیں۔

10- **"حمد" کے شاعر کا کیا نام ہے؟**

جواب: "حمد" کے شاعر کا نام حفیظ جالندھری ہے۔

11- **کُن کے معنی کیا ہیں؟**

جواب: کُن کے معنی ہیں ہو جا۔ اللہ تعالیٰ نے کُن کہا تو یہ کائنات وجود میں آ گئی۔

12- **نظامِ آسمانی پر کس کی حکمرانی ہے؟**

جواب: نظامِ آسمانی پر اللہ تعالیٰ کی حکمرانی ہے۔ تمام کائنات کے ساتھ ساتھ آسمانی نظام بھی اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کے دائرہ میں آتا ہے۔

13- **دسترخوان نعمت کے کس داتا نے بچھائے ہیں؟**

جواب: تمام دسترخوان نعمت کے قادرِ مطلق، اللہ تعالیٰ نے بچھائے ہیں۔ وہی تمام مخلوق کا رازق اور پالنہار ہے۔

14- **اللہ تعالیٰ کس کس کا خالق ہے؟**

جواب: اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق ہے۔ کائنات اور اس کی مخلوقات کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ نباتات و جمادات اور حیوانات کا خالق بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

15- **اللہ تعالیٰ نے ہمیں کس پاک ہستی کے نام پر شیدا کیا ہے؟**

جواب: اللہ تعالیٰ نے ہمیں محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام پر شیدا کیا ہے۔

studyplusplus.com (study++)